جلد ۱۱ | بمبئی ہر دو شنبہ ۷ شعبان المعظم ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۶ ستمبر ۱۹۰۷ء | نمبر ۳۴

مُقَدِّمَۃُ الجَیش

یہی دہوکہ تو مار ڈالتا ہے

شورش انگیز فرقہ کا یا گھٹے تو کہیں گھٹے وہ بہا [illegible] مین ہے کہ ہاتھ بھی طرفدار پارلیمنٹ مین ذری ہوئے ہین کبھی کبھی تو وہ کسی ہاتھ کا سر آنکھی بسر اسی دھن مین وہ پٹے سے باہر ہوئے جاتے ہین کرتا وہ نظر نہین سمجھتے کہ کسی حمایت کسی طرفداری سب ایک تھیلی کے چٹے بٹے ہین۔ وہ سب بے بھاؤ کی پھول پھول کھاتے ہین۔ دماغین تنقیح دور کرینگے تب تب نرقہ کا کوئی مشغلہ چاہیے۔ چنانچہ وہ اسی سلوٹ دماغی ابھرے نکال دیتے ہین۔ ہندو بہادر کچھ مین [illegible] بڑی بہاتما مین [illegible] مین پر شل [illegible] بھی ان [illegible]

مجبوراً جلاوطن کیئے گئے

اجیت سنگھ اور لاجپت رائے کے متعلق ابھی تک تحقیر گرمی جہان مین پہلی باتی ہے علاوہ شورش انگیز لکچروں کے اور بھی خاص کارروائی کا بھی پتہ لگا ہے کہ پنجاب مین [illegible] آبادیون کے متعلق دونوں نے اندر ہی اندر دیسی پلٹنوں کو بغاوت کے لیئے آمادہ کر لیا تھا۔ جب بھید کھلا تو فوجی افسرون نے غل مچایا کہ وہ قانون منسوخ کیا جائے اور دونوں کو نکال باہر کیا جائے۔ پیر بھی اسپر بہادر کورنمنٹ بیٹھی ہوا۔ تو لارڈ کچنر بہادر نے استعفے کی دہمکی دی۔ ناچار اسپر بہادر گورنمنٹ کو کارروائی کرنی پڑی اس سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ بہت جلد دونوں کی رہائی ہو نا مشکل ہے کچنر ٹھیکے کر دو کے لئے نکلے

بڑھے تو ہاتھ بڑھے تو کہکشان تک

مسلمانو پھر خدا کی رحمت ہو خدا جانے کب ان کی آنکھیں عاقبت بین بنینگی۔ ان مین افراط تفریط کا مادہ ایسا بیہودہ ہے کہ انہی ہزاروں کھیل بنا بنا کر بگڑ گئے۔ اور یہ ہی بگڑتے رہین گے۔ شناہ جیا! حضور ایڈورڈ کی وقعت وعظمت کا دل سے قائل ہونا اور اظہار وفاداری کیلئے ایسے مراسم کا ادا کرنا کہ جنسے بوئے اطاعت وشکر انگلستان پہنچے یہ بیشک جائز ہے۔ مگر نہ اس طریقہ سے کہ مذہبی دائرہ سے باہر ہو جاؤ یا سمجھ لی کے پہلو سے گر جائے۔ بمسلمانان اور تسر نے جو اس طریقے سے وفاداری کا اظہار کیا کہ اپنی پر شہنشاہ ایڈورڈ کی تصویر دہر کے تعزیہ ہونے کے گشت لگایا۔ واہ کیا اسلامی شان ہے اگر قدم قدم

خلیل خانکی فاختہ اوڑ گئی

عام طور پر یہ مثل مشہور ہے "وہ دن گئے کہ خلیل خاں فاختہ مارتے تھے" مگر پھر بھی خلیل خان ساکن شاہدرہ نے کچھ خیال نہ کیا۔ اور پولیٹیکل مداریوں سے سازباز کرکے ایسی سازش کا سامان کیا۔ جو بچوں کے گھروندے کے مصداق تھی۔ بظاہر اوسنے سنگ زود رنگ وکیل آمادہ کا زدہ توڑنے کے لئے بغاوت انگیز فرضی چٹھیان تصنیف کین۔ مگر اُن میں شورش انگیز فقرے تو طوفان بے تمیزی برپا کرنے کا اچھا خاصا مواد دیا ہے اب اگر وہ (دشمن کے کان بہرے) کو دیکھا جاوے اور اُنکے بیدست وپا ہاتھ مارکر دل کا بخار نکالنا چاہیں تو اطمینان کے ساتھ نکال سکتے ہین۔ شیر آیا شیر آیا۔ وہ ڈنڈا کی کہاوت مشہور ہے کہ گڈریئے کے لڑکے نے بطور دل لگی کے ایک دفعہ غل مچایا کہ دوڑو۔ ہان دوسری بھی بنائی۔ دوسری دفعہ سچ مچ شیر آ گیا۔ لڑکے نے بہت کچھ غل مچایا۔ مگر لوگوں نے خیال کیا کہ یہ تو یونہی دل لگی کرتا ہے۔ خیر اپنا کام کرکے چلتا بنا۔ ایسے ہی اب اگر کوئی مسلمان قرآن کا جامہ یا کوئی پولیٹیکل (مودبر) انجمن کی شہادت بنکر یہ رپورٹ کرے کہ پُر شورش مسلمان فلان قوم گورنمنٹ کا تختہ الٹنے کے لئے تیار ہے تو گورنمنٹ خود بھی ویسٹ مین بند جلے گی۔ اگر وہ سچ بھی ہو تو بھی گورنمنٹ بیجا مین مشورہ کیلئے ڈھیلی ہو جائے گی۔ اور وہاں شورش کی آگ بھڑک اُٹھیگی۔ بقول شخصے مارتے سوا ہوا کہ ایک دفعہ فتنہ انگیز قوم کا حوصلہ تو ٹوٹ جائے گا۔

اب یار لوگونکی سنئے

اس کارروائی پر بڑے بڑے حاشئے چڑھائے گئے۔ مسلمانوں کی نسبت غدار وفریبی کے بڑی بڑی ہوا باندھے گئی کسی آریہ اخبار نے مسلمانوں کو ازلی مکار بنایا کسی نے سرشتی عیار بتایا۔

ہان بھئی سچ کہنے ہو۔ نہ تم کو لیاقت حسین جیسا تیرہ سرشت۔ اڈیٹر آفتاب جیسا ظلمت نہاد ملتا۔ نہ ہماری ناک نیچی ہوتی۔ مگر یہ واضح رہے کہ نام کے مسلمان جو خلاف شرع۔ خلاف عقل دنیا و لالچ میں پھنسکر مجنونانہ کارروائی پر کمربستہ ہو جاتے ہین انکی بیہودہ حرکت کے تمام مسلمانوں کے دامن وفاداری پر دھبہ نہیں لگ سکتا۔ ٹھیر جانے کچھ جلتے ہین اور تاڑنے والے تاڑ جاتے ہین۔ خلیل خان کی کارروائی پر آریہ اخبارات نے بڑی موٹی موٹی مرچون سے مسالہ سازش کی سرخی چڑھائی ہے اور ان چٹھیون کا کچا چٹھا کھولا ہے جو زود آرنگ کا سنگ توڑنے کے لئے بنائی گئی تھیں اور بنیاد یہ قائم کی گئی ہے کہ کسی معاملہ مین زود آرنگ نے اپنی تقریر کے ذریعے خلیل خان پر جرمانہ کرا دیا تھا۔ وہ جو کچھ لکھتے ہین ہم سب کچھ تسلیم کرلینگے مگر خدا واسطے اس معمہ کا بھی حل کردین کہ سازش کنندہ کے نام وارنٹ بلا اطلاع جاری ہوا اور پھر منسوخ ہو جاوے سازش کنندہ کو تو بندہ کے محلہ مین دندناتا پھرتا اور مسٹر زود آرنگ جیسا بارسوخ اہلکار دار مقتول لکھی سادہ کرتا ہے۔ اس معمہ کی نسبت علیحدہ کرایا جا ریہ کہنا بھی ممکن ہوگا کہ طرفداری کی تعریف کے لئے حاشیہ بندی کی ہوگی اور تو زور بھی لگ رہی ہے تاکہ معاملہ کشف مین پڑ جائے کے بہانہ سے بیشک پہلے ہی تھا تو مسٹر زود آرنگ کی ہوا بگڑ جاتی اور حکام کی بدگمانی کا سبب کسی نوع کا شبہ ہی نہ پیدا ہو گیا ہو۔

فوٹوگرافر مولوی

نئی روشنی کی جھلک آزادروی کی ڈالک دکھانے لگی ابتو ان مسلمانون پر بھی رنگ مجاز گہری کر چکنے ناموں سے مولویت کا پھیپھڑا دینا ہوا ہے۔ چونکہ اس زمانہ مین لہو ولعب ہر گلی دہر ہے کے دبیے کو پہنچا جاتا ہے اسلئے ہمارے مولوی صاحبان بھی چپ چپ خوش ہوتے جاتے ہیں۔ یہ کیسے شرم کی بات ہے کہ فونوگراف کے ریکارڈون میں قرآن مجید بھرا جانے لگا اور ان ریکارڈوں کے خریدار ایسے حضرات پائے جاتے ہین جنکو جہلا سے زیادہ کلام پاک کا ادب کرنا چاہئے چنانچہ مولوی نظام حسین صاحب سیکرٹری محمڈن مشنری نے ایک مضمون پیسہ اخبار میں شائع کرایا ہے۔ وہ لکھتے ہین کہ مولوی عبدالعزیز صاحب (کلکتہ) مولوی عبدالقدوس صاحب منشی محمد اسمٰعیل صاحب (دہلی) نے خوش الحانی کے ساتھ کلام پاک کے کئی رکوع ریکارڈ مین بھرے ہین جو تمام جلسون مین بجائے جاتے ہین۔ اور غیر قومین ٹھٹھا اوڑاتی ہین۔ فونوگراف والے جو دو دو پیسہ فیس لیکر بگل کے ذریعہ سے شوقینوں کو گانا سنا دیتے ہین وہ بھی ایسے ریکارڈ اسلئے لیتے ہین کہ مسلمان اس ذریعہ سے کھنچے آئینگے۔ ہماری سمجھ مین نہین آتا کہ مولوی ہوکر ایسی ناشائستہ حرکت کیسے کر بیٹھے۔ اگر زمانہ کی ہوا کے خیال کے لئے جواز کے لئے وہ یہ دلیل پیش کرین کہ جو طریقہ ہو لوگون کے کانون میں پڑ جائے تاکہ اسلامی تبلیغ کی ذریعہ اظہار ہو اگر وہ اتفاق اسکی تبلیغ کو مانتے تو اب سمجھ ہون تو ادکار کو چاہئے رندیون کو کچھ رکوع یاد کرا دیا کرین کہ مجبوری کے وقت

آخاہ ڈپٹی گل محمد صاحب دولہا بن گئے

کیوں بھٹنت یہ تو خوب گوٹھیا میں گوڑ پھوڑا۔ یاروں کو خبر بھی نہیں ہیں۔ اگر معلوم ہوتا تو ہم بھی ایک آدھ قطعۂ سہرا احباب کی خدمت میں پیش کرتے۔ ہمیں تو اس ہفتہ یکایک منشی مدرس صاحب کی تاریخ سے حال معلوم ہوا جو سلطان الاخبار (۲۰ رزا ۸) کیلئے بھیجی گئی تھی اوسکو پڑھکر بیساختہ دہی فقرہ زبان سے نکل گیا جس نے اسوقت تاریخی شعر ہی کا کام دیدیا۔ گوڑ کے لفظ پر شاید ڈپٹی صاحب کے احباب کو اعتراض ہوگا کہ یہ بیہودگی کا لفظ یا خلاف محل ہے۔ وہ ہرگز یہ خیال دلمیں نہ لائیں بلکہ پہلے را کیشم مجنون باید دید پر غور فرمائیں۔ چلو اچھا ہوا۔ ڈپٹی صاحب متأہل (شادی شدہ) ہو گئے۔ زمانۂ تجنیف (الخطا علیہا) میں یہ رشتہ یہ سب النجوم خوب کام دیگا ہمکو یہ معلوم کرکے بہت خوشی ہوئی کہ ڈپٹی صاحب جیسے قومیت و لیاقت کے اعتبار سے اعلیٰ ہو ویسا ہی انکو گھرانا بھی ملا جناب ضیا صاحب کی فاضلیت مسلم ہے اور ڈپٹی صاحب کی لکچراری مستند جوڑ تو اچھا مل گیا۔ خدا ساز تو ہماری دعا ہے کہ خداوند کریم ڈپٹی صاحب کو اولاد نرینہ ڈپٹی صاحب ہی جیسی عطا فرمائے۔ ڈپٹی صاحب پہلے بوجہ مساوات اور جوش جیت کے معین الملۃ و الدین سمجھے جاتے تھے مگر اب چونکہ انکی نسبت حضرت ضیا سے مستحکم ہو گئی ہے لہذا انکے خطاب میں ترقی ہونی چاہیے۔ اگرچہ حضرت کابلی کو ناگوار گزریگا مگر ڈپٹی صاحب کی سیادت پر خیال کرکے وہ ہرگز نامزدن نہ سمجھیں اور بالخصوص صورتیں کہ ایکی مادہ بھی اس خطاب سے پیدا ہو۔ بہر نسائی کے [illegible]

مضامین ہاتف غیب

بنگالی بھی بڑے مسخرے ہیں قانونی زور سے مجبور کئے عجب عجب داؤں تجویز کرتے ہیں اونہوں نے جو دیکھا کہ اخبار کا دارومدار اڈیٹر پر ہوتا ہے اور اڈیٹری ایسا کام نہیں کہ کولھو کے بیل کی طرح چاہے جسکو جوڑ دیا۔ اخبار کو پالیسی ہو لنی متفق ہو تو لتنے اڈیٹر کہاں سے مل سکتے ہیں کہ ہر سہ ماہی میں ایک اڈیٹر جیل خانہ کی بھینٹ چڑھا دیا جائے اور اخبار اوسی زور و شور کے ساتھ جاری رکھا جائے لہذا یہ لازم ہوا کہ اڈیٹر کی حفاظت کیجائے۔ اس حفاظت کا اونہوں نے یہ ڈھنگ اختیار کیا ہے کہ اڈیٹر کی رسید ہی نہیں دیتے۔ چنانچہ بندے ماترم کے منیجر سے جب پوچھا گیا کہ اس اخبار کا اڈیٹر کون ہے تو اوسنے کہہ دیا کہ یہ اخبار تو بے اڈیٹر ہی چلتا ہے مضامین کی بابت سوال کیا گیا کہ کہاں سے آتے ہیں اور کیونکر اتنا بڑا اخبار بھرا جاتا ہے اوسنے کہا کہ کوئی بھی راہ چلتا مضمون دے دیتا ہے ہم چھاپ دیتے ہیں۔ نہ ہمکو کسیکا پتہ معلوم نہ نام۔ کچھ مضامین خریدے جاتے ہیں جنکی بابت دوا خریدار کا کوئی رجسٹر نہیں لہذا یہ نہیں بتلایا جا سکتا کہ یہ مضمون کسکا لکھا ہوا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ بنگالیوں کو ایشیائی شاعروں کے ہاتف غیب کی خبر نہیں ورنہ وہ یہی کہدیتے کہ اس اخبار میں ہاتف غیب کے مضامین ہوتے ہیں جو خود بخود غیب سے ٹپک پڑتے ہیں اور سنہ میں شعرا کے ہزاروں تاریخی مادے پیش کر دیا کرتے۔ غرض بنگالی بہت کچھ پہلو تو خوب نکال لیتے ہیں مگر وہ جو کہتے ہیں کہیں بھی حالی سے بھی پیٹ چھپا ہے پولیس چھان بین کر کے کھوج لگا لیتی ہے۔ منیجر صاحب کو تو پولیس دیکھ لیگی۔ اب [illegible]

مبارک مبارک

پایونیر بڑی حسرت و ارمان سے کہتا ہے کہ ہندوستان میں جیلخانے سب سے زیادہ صحت بخش مقامات ہیں۔ پھر اس سے عمر گھلا لوگ کو کیا؟ صحت بخش مقامات ہندوستان میں جتنے ہیں سب پر یوروپین قبضہ ہے۔ شملہ ہوا۔ نینی تال ہوا۔ اوٹاکمنڈ ہوا وغیرہ جہاں سب صاحب لوگ سکھ دل سے مزے روز و شب۔ بیچارے دیسی اول تو ایسے مقامات پر جا ہی نہیں سکتے اور جو جانے کی سکت رکھتے ہیں ان پر اتنی شرطیں اور قیدیں لگائی جاتی ہیں کہ صحت بخش مقامات کے خیال سے اونکو ڈینگو فیور آ جاتا ہے۔ بیچارے دیسی نہ صحیح المزاج نہ صحت کے قدردان۔ بھلا انکو صحت بخش مقامات سے غرض کیا؟ صحت بخش مقامات کی قدر تو وہی کر سکتے ہیں جنکا جینا جینا ہے جنکی تندرستی دنیا جہان کی تندرستی جنکی قوت و طاقت ہندوستان کی قوت و طاقت ہے۔ دیسی جو میلے کچیلے رہتے ہیں جنکے اطوار بری اوضاع قابل نفرت جنکو نہ جینے کا سلیقہ نہ مرنے کی تمیز۔ اگر صحت بخش مقامات میں جانا بھی چاہیں تو گھسنے کون دیتا ہے۔ کچھ دن ہوئے ایک خانساماں کا ذکر سنا تھا کہ صاحب بہادر جو خفا ہوئے تو خانساماں سے خفگی میں کہا کہ چلا جا تو ہمارا سامنے سے۔ اوسنے کہا حضور میں کہاں جاؤں۔ صاحب بولے ڈل جہنم میں جاؤ۔ خانساماں چپکے دو مہینے گھر میں بیٹھا رہا اور پھر صاحب کو جا کر سلام کیا صاحب نے پوچھا تم کہاں گیا تھا خانساماں نے کہا حضور جہنم میں گیا تھا مگر وہاں کسی نے مجھے گھسنے نہیں دیا۔ جس کمرے میں تو یہی سنا کہ یہ صاحب کا کمرا ہے یہ میم صاحب کا کمرا ہے

دھن دھن دھنا دھن

خوشی اور شادمانی کی ترہین بج رہی ہیں۔ ہندو اور مسلمان دونوں جامے سے باہر ہوئے جاتے ہیں کہ چلو بھائی رات کی دعائیں اوروں کی کوششیں ٹھکانے لگیں۔ یا تو کچھ پوچھ گچھ ہی نہیں تھی یا اب ہماری آبادی اور بربادی کے متعلق ہم سے صلاح مشورہ ہوگا۔ یا تو ہمارے نوشتہ تقدیر پر ہماری بے خبری میں رہنے کی قلم پھیر دیجاتی تھی۔ یا اب ہماری صلاح سے بلکہ ہمارے ہی ہاتھوں پھروائی جائے گی۔ کانگریس والوں کی واڑھی نوچوتی نہیں مونچھ پر ہاتھ پھیر کے وہ کہنے لگے ہیں کہ صاحبان اسلام! اب بھی کانگریس کے کرامت اثر تاثیر کے آپ قائل نہ ہوں گے۔ کانگریس کے نامۂ اعمال کیوں کے دیکھو تو پتہ لگ جائیگا کہ کس مدت سے ہندوستانیوں کے کونسلوں میں داخل کرنے پر کانگریس زور دیتی رہی تھی۔ سو ہندوستانی وزیر ہند کی انڈیا کونسل میں مقرر ہو گئے۔ یہ دوسری بات ہے کہ جیسے آدمی منتخب ہوئے اور جو منتخب ہوئے وہ کہاں تک قوم کی وکالت بلا رو و رعایت کریں گے اور انہیں کہاں تک [illegible] ہندوستان کو اطمینان ہے مگر ہندوستانی رعایا کی وکالت کی داغ بیل ڈالی گئی جو اگر ابھی نہیں تو پھر کبھی بہت خوشگوار پھل لائیگی۔ مسلمان اور خصوصاً وہ جو مسلمانوں کے ڈیپوٹیشن کے کرتا دھرتا تھے کہتے ہیں کہ قوموں کی ضرورت ہی کیا ہے۔ کانگریس یا ڈیپوٹیشن کو جنہوں نے ڈالا تھا اور جنہیں پوچھ لو کہ وہ کسکی تابعداری تحریک سے پہنچے۔ وہ کیوں جائز وزیر ہند اور وائسرائے ہند کی تحریک سے خود دیتے تھے [illegible] کس کا اثر ہوا یا اسلامی [illegible]

کونسلوں کی توسیع

ابھی اس وقت تو ہم کانگریس کا بول بالا کہتے ہیں کہ واقعی کانگریس کا بڑا ہی اثر ہوا۔ توسیع کاؤنسل کے قوانین مرتب کرتے وقت ضرور کانگریس پیش نظر رہی ہوگی۔ اس اعلان کے جملے جملے بلکہ ہر ہر لفظ بلکہ ہر ہر حرف سے ثابت اور ظاہر ہوتا ہے کہ کانگریس کی حالت پر بڑی توجہ کی گئی۔ ہر پہلو سے کانگریس کی جو حوصلہ افزائی کی گئی ہے بڑا دیے گئے ہیں۔ بہت چمکارا ہے بہت پچکارا ہے بہت سی تھپکیاں دی ہیں کہ خوش گوار صحت بخش نیند آئے اور پوری نیند لینے کے بعد آنکھیں کھلیں۔ تو معلوم ہو کہ دماغ کے تنقیہ کی ضرورت نہیں ہے۔ سکون و آرام سے دماغ چاق چوبند ہو گیا ہے۔ ممبران کاؤنسل کی جو تقسیم کی گئی ہے اوس سے صاف ظاہر ہے کہ امپیریل کاؤنسل ہو یا پراونشل کاؤنسل ہر جگہ کانگریس والوں کی کثرت رہے گی۔ اور ہر جلسہ میں بس کانگریس ہی کا طوطی بولیگا۔ اور کانگریس کے ممبروں میں بھی صرف وہی پیش پیش ہونگے جو قانون دان ہوں گے یعنے وہ بڑے لمبے چوڑے بارسٹر اور پلیڈر جن کو قانون کی ہر بحثی ہوئی رہتی ہے اور جو حل نکل بڑاتے رہتے ہیں۔ ہم بھی یہ دیکھ کر خوشی ہوتی ہے کہ کانگریس کی برسوں کی کوششیں ٹھکانے لگیں۔ اور حقداروں کو حق دلانے کا سہرا کانگریس کے سر رہا۔ بس [illegible] پر ذرا غور تو ہو کانگریس ہی کی [illegible] اس وقت مسلمانوں کی [illegible] کانگریس کا بول بالا ہی ہی

خبط ہے یا تماشا ہے

بمبئی کے پارسیوں نے مسخرہ پن کا ایک ناٹک بنایا ہے جس کا نام میڈ ہاؤس رکھا ہے۔ اوس میں ایک پاگل برہمن ہے جو کسی قدر انگریزی جانتا ہے مگر ہے بڑا تنک مزاج اور مخبوط الحواس۔ خیر سے آپ کو بائیکاٹ کا خبط ہے۔ آپ کسی بارسٹر کی آفس میں ملازم ہیں۔ اور مقدمات کی نقل کر رہے ہیں۔ نقل کرتے کرتے گھڑیال نے گھنٹے دیے اور آپکا مزاج فارن ہوا۔ بس جی میں ٹھان لی کہ اس گھڑیال کو بائیکاٹ کرنا چاہیے۔ آفس میں ٹیلیفون بھی ہے۔ ٹیلیفون کی گھنٹی بجی اور مزاج کے تھرمامیٹر کا پارہ ایک سو بیس ڈگری پر پہونچا۔ بس ٹیلیفون کو بائیکاٹ کر دیا۔ اتنے میں گاڑی گھوڑے کے دوڑنے کے دھڑ دھڑ کی آواز آئی۔ اور دماغ پھٹ گیا۔ آپنے جھٹ گورنمنٹ کے نام حکم لکھ بھیجا کہ گاڑی گھوڑے یکقلم سے بائیکاٹ کئے جائیں۔ بائیکاٹ کی مشق یہاں تک بڑھی کہ اب جو شخص آفس میں آتا ہے تو یہ کہنے کے بدلے کہ اب آپ جائیے آپ فرماتے ہیں کہ تم اسوقت اپنے کو بائیکاٹ کرو۔ ایک دفعہ گھر پہنچتے ہیں اور بیوی پر خفا ہو کر اسکو بائیکاٹ کرتے ہیں وہ جوتے سے دماغ کا علاج کرتی ہے۔ غرض کہ بہت خوبی سے بائیکاٹ والوں کا خبط دکھایا جاتا ہے۔ بلکہ کسی اخبار میں یہ خبر دیکھ کر بنگالیوں نے سرکاری عدالتوں کو بائیکاٹ کرنے کی ٹھان لی ہے اور اپنے تمام مقدمات پنچایت کے ذریعے سے فیصل کرانیکا عزم مصمم کر لیا ہے۔

ابوظفر بہادر شاہ کا مزار

رنگون کے کسی رنگین ہمدرد گورنمنٹ کے خیال پر یہ رنگ جمایا کہ بہادر شاہ کی قبر زمانہ کی نیرنگیوں سے اب اس رنگ پر آگئی ہے کہ اوسکو دیکھکر عبرت کا رنگ بکھرنے والے دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے ہیں۔ اسکی مرمت کر دیجائے تو مسلمانوں کی وفاداری کے رنگ میں اور پختگی آجائے گی۔ اور ادھر بہادر شاہ کی روح بھی اندر ہی اندر دعاؤں کا رنگ جما دیگی۔

اس نئے رنگ کی درخواست پر گورنمنٹ نے اپنی بے رنگی کا اصول بدل دیا اور درخواست کو ایک بیرنگ واپس نہ کیا مختصر یہ کہ مزار کی مرمت ہو گئی ہوگا مسلمان اور خصوصًا اون کی کاغذی وکیل یعنے اخبار بڑا رنگ و روغن دے کر اس خبر کو مشتہر کرتے ہیں اور ناز کر رہے ہیں کہ بس اب بہادر شاہ کی روح کو اطمینان نصیب ہو گیا۔ اینجانب کی سمجھ میں ہی نہیں آتا۔ کہ شاہ ظفر کی روح کو اس طمع سے کیا خاک اطمینان ہوگا جب کہ اون کی اولاد۔ اون کی آنکھوں کی پتلیاں اون کے جگر کے ٹکڑے کہیں چوری کرتے کہیں جیلیں بھرتے کہیں بھیک مانگتے کہیں فاقوں سے جان لب زندگی کے دن تیر کر رہے ہیں۔ اونکی قابل رحم حالت اب کا رنگ پلٹ دیا جاتا تو قرین قیاس تھا کہ شاہ مرحوم کی روح دعاؤں کے رنگوں کے ذریعے سے اپنی پسماندہ (?)

انجمن اسلام بمبئی کا سالانہ جلسہ

نہ بلے کی تل نہ چھینکری۔ اور رنگ چوکھا آگیا۔ بلے سر پا اونھوں نے بمبئی کی زمین سر پر اوٹھالی تھی۔ کہ یون ہوگا۔ اور یوون ہوگا۔ انجمن کے بابا آدم شجر ممنوع (یعنے بے علمی) کا پھل چکھنے کے پاداش میں انجمن کی جنت سے خارج کیئے جائینگے۔ اور کوئی لال بجھکڑ اون کے قائم مقام ہون گے مگر ہوا کچھ بھی نہیں۔ اون کے لیئے یہی حکم صادر ہوا کہ یا آدم اسکن فی الانجمن و کل منہا رغدا حیث شئت۔ بہاتہ جاسا ہے یہ بھی خبر تھی کہ حضرت یوسف برادران انجمن سے علیحدگی اختیار کریں گے۔ اور اون کی جگہ پر اون کے کوئی عزیز مقرر ہون گے جو غالبًا حسب معمول اسی ہون گے مگر خلاف عادت اور خلاف امید جعفر بھائی رحمت اللہ بیرسٹر ایٹ لا سکرٹری مقرر ہو گئے۔

کیا لطف ہے کہ ابراہیم رحمۃ اللہ تو وائیس پریسیڈنٹ ہوئے۔ اور جعفر رحمت اللہ سکرٹری ہوئے۔ انجمن کے نازنی (?) اب پریسیڈنٹ یا سکرٹری کو یعنے دست راست یا دست چپ جس طرف السلام علیکم و رحمۃ اللہ کہیں گے نامناسب اور ناموزون نہ ہوگا۔ پریسیڈنٹ کریم اور سکرٹری رحمت اللہ۔ اب انجمن کا بیڑا پار ہونے میں باقی ہی کیا رہا۔

پونہ کے اسکول کا جلسہ

اس جلسہ میں پنشنر چودری صادق علی گماشتہ (?) خان خانان اور اینن میان نہیم (?) وہ حضرات تھے جنہوں نے اسکی بنیاد ڈالی تھی خسلد بریں میں جا ٹھہرے۔ تعمیر کا کام بگڑے موڑ کی طرح ایک مدت تک رکا رہا۔ آخر نوابزادہ نصراللہ خان نے کانفرنس کمیٹی کی منظوری سے کانفرنس کا پیسہ دیا اور عمارت پوری ہوئی۔ اب گورنر صاحب کی شاباشی لینے محسن الملک اور سردار علی خان پیش کیئے گئے۔ ان میں سے کسی نے نہ اس مدرسہ کیلئے کوشش کی تھی۔ اور نہ ایک ادھیلی دی تھی مگر زبردستی کا ٹھینگا سر پر۔ ہم نے سنا کہ بانی مدرسہ کے بیٹے موجود ہیں۔ کانفرنس کمیٹی کے وائیس پریسیڈنٹ سلیمان عبدالواحد اور محمد حسن صاحب متقی جنہوں نے اپنی جیب سے بھی معقول رقمیں دیں۔ اور اکثر لوگوں سے بھی دلوائیں۔ وہیں موجود تھے۔ ان سب کے بعد نواب زادہ کے پیش ہونیکا حق تھا۔ خیر وہ بعض مجبوریوں کی وجہ سے بچ سکے تو مذکورۃ الصدر تینوں حضرات پیش کیئے جانے کے سب سے زیادہ مستحق تھے۔ ہمکو پونہ کے مسلمانوں کی قدر ناشناسی کوتاہ اندیشی اور بےمحل چاپلوسی پر بہت تعجب آتا ہے۔ یہ سب کچھ تو ہوا۔ مگر یہ جاننے کے مشتاق کا نہ رپورٹ میں ذکر ہے نہ اسپیچ میں۔ پونہ کے رئیس سلیمان عبدالواحد اور بمبئی کے رئیس محمد حسن صاحب متقی سے امید تو ہی کہ وہ پونہ والوں کی غلطیوں کا خیال نہ کرکے اپنے وعدوں کو پورا کرین گے۔

معرکہ آرائی

مس بنگ اور کراماتی آلہ

دہائی ہے حضور پنچ بہادر کی لٹ گیا لٹ گیا۔ ارے چلیو دوڑیو۔ الٰہی خیر آج صبح ہی صبح یہ کیا وحشت ہو رہی ہے۔ خدا و رسول کا نام درود و سلام۔ خواہ مخواہ ہی طوفان برپا کر دیا۔ آج ہفتہ کچھ نہ پوچھیے۔ لٹ گیا لٹ گیا۔ ارے میاں کچھ کہو گے بھی۔ اجی جناب کیا عرض کروں دغاباز سفید پوش ڈاکو ناہنجار رکن نامہ اشتہاری کھلاڑیوں نے ناک میں دم کر دیا ہے دن کو بھی نہیں بلکہ آنکھوں میں سرمہ ڈالکر لوٹ لیتے ہیں۔ اور اس صفائی کے ساتھ کہ تسمہ نہیں لگا رکھتے۔ اگرچہ یہ چند بانکے دنیا بھر میں مشہور ہو گئے ہیں۔ اور لوگ انکے سبز باغوں کو کانٹے کی جھاڑی سمجھتے ہیں مگر پھر بھی بندہ بشر ہے اپنی نیک نیتی اور حسن ظن کی بنیاد پر یہ خیال آ ہی جاتا ہے کہ پنج خدا پنج انگشت یکساں نخود نہ کرد تو بے بھیا ہم نے اب تو مولوی ہمیشہ کے لئے مشہور کانوں اینٹھا۔ اور اپنی ناک مروڑی۔ اب کھائی تو کھائی اب بچاؤں تو رام دہائی بہترسیں بیچ دل میں اور ترکی ہے کہ شکستہ پائی بچا بھی نہ سکی۔ سچا تو ترا ہی بچا۔ خدا انکو غارت کرے۔ لوٹ لیا۔ اوئی اوئی۔ لوٹ لیا۔ دہی تیری پناہ۔ ارے جان روتے کیوں ہو کچھ پتہ بھی کیا لوٹ لیا۔ کسنے لوٹ لیا۔ کیسے لوٹ لیا۔ اجی حضور کسیں کچھ نہ پوچھیے۔ ایک لاہوری ظالم نے کراماتی آلہ کا ایسا جال پھیلایا ہے کہ اندھا تو کیا آنکھوں والا بھی پھنس جائے۔ حضرات الیما

بیماری جیتی ہے کراماتی آلہ کے طالب بیسوں حضرت گرگئے لہو پانی ایک کر ڈالتے ہیں۔ ادھر کی دنیا ادھر ہو جاتی ہے۔ جب کہیں نفس ناطقہ کراماتی بنتا ہے۔ اگر یہ شے گھر بیٹھے بات کی بات میں حاصل ہو جائے کا کوئی یقین دلائے تو پھر کیسے بچا ہے۔ غرض یہ کہ جب ایجانب نے اشتہاری کرامت کی بڑے لمبے چوڑے دعوے دیکھے تو جی بھر بھرا گیا۔ اور درخواست بھیجکر ڈنکہ میں آ گئے۔ پارسل جو کھولا تو بجائے کسی اسم ظرف واسم آلہ کے صرف کاغذ کی ایک وقتی نکلی جسکی زیادہ سے زیادہ قیمت ساڑھے تین پائی ہوگی۔ دیکھتے ہی ماتھا ٹھنکا۔ کہ ٹھگاری نے اچھا کیا مارا۔ یہ کاغذی تختی اشتہاری کرامت کی غسل میت کا تختہ معلوم ہوتی ہے۔ کوئی کچھ کہتا ہے کوئی کچھ کہتا ہے۔ قصہ مختصر جیسے دل میں ٹھان لی کہ جیتے کو گھر تک پہنچا دینا چاہئے۔ پہلے اسکے ساتھ مشتہر کا چیا اعمالنامہ یعنے کراماتی آلہ کا سٹ رائک نامہ ہے اور پھر بھی عمل درآمد کر لو۔ چنانچہ نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ ایک ہفتہ تک جھک مارا۔ اشتہاری کرامت کی تختہ مشق کو سامنے رکھکے جب ایجانب مراقبہ کیا کرتے تو عقیدت مندی کا بھوت سر پر سوار رہتا۔ پہلے ہی ذہن میں یہ تھی کہ اب ماہدولت کے وجود میں کرامت حلول کر رہی ہے صاحب علم اکرام ہے۔ مگر توبہ وہاں تو ڈھاک کے تین پات۔ کا مضمون تھا۔ ایک ہفتہ پورا ہو جانے پر ایجانب نے زرا انکار کرامت کے لئے بڑا زور مارا۔ کچکچا کچکچا کے توبہ کی کو ملتبہ کو نہ کے مراقبہ کیا۔ غرض یہ کہ ممبر نے سر کا کوئی پہلو نہ چھوڑا۔ مگر وہاں کچھ ہو تو اوسکا نتیجہ ہو۔ کاغذی سارہ تختی صفا چٹ میدان کا مصداق ہے

ہو اگر حسن سا مشہور وششتہار ہے اور کیا حاصل ہو سکتا ہے۔ ناظرین پنچ بہادر ذرا ہوشیار رہیں۔ اور ایسی کراماتی آلہ کو دور ہی سے ڈنڈوت کریں۔

راقم دہی مس بنگ از آگرہ آباد

شرافت کی عجیب شناخت

ڈیر پنچ بہادر صاحب۔ بھلا آپ کی ذہانت اور طباعی تو اظہر من الشمس ہے۔ ذرا مہربانی فرماکر میرے عقدہ لاینحل کو حل کیجئے تو البتہ میں بھی قائل ہو جاؤں۔

انسان کی شرافت جس طرح اوسکے افعال و اقوال سے ظاہر ہوتی ہے اوسیطرح اوسکے نام سے بھی۔ کسی شریف کا نام چرچا یا کلوا نہیں ہوتا۔ لیکن یہ حضرات یورپ جو آسمانی قوم کہلاتے اور ہم ہندوستانیوں کو ہمیشہ غیر مہذب اور نیم وحشی کے القاب سے پکارتے ہیں جنکے ہمارے کل حرکات وسکنات پر اعتراض ہیں اون کے نام اس قدر عجیب وغریب کیوں ہوتے ہیں۔ مسٹر فاکس (لومڑی) مسٹر لائین (شیر) مسٹر ہاگ (سور) مسٹر پگ (سور کا بچہ) مسٹر بل (سانڈ) مسٹر ڈک (بطخ) وغیرہ وغیرہ اسی قسم کے ہزاروں نام ہیں۔ الغرض مختصرہ کہ جتنے جانور آپنے سنا ہوگا جیکل گارڈن (عجائب خانہ حیوانات) میں دیکھے ہونگے سبکے نام پر انگریز بہادر کے نام موجود ہیں۔ اسکے سوا یورپین قوم اپنے بچوں کے نام رکھنے میں عجیب وغریب مسخرا پن کرتی ہے۔ ایک صاحب بہادر کا نام ڈسانگ واٹ ہے (ایشیائی) اسکے سننے تو سے کی بات تو یہ ہے ایک صاحب کا نام اینگ ہسبنڈ ہے یعنی نوجوان شوہر

کیا لطف ہوتا ہوگا۔ جب صاحب بہادر کی ہمشیرہ صاحبہ اپنے بھائی کو پکارتی ہونگی کہ ہیں ماٹی ینگ ہسبنڈ (یعنی میرے نوجوان شوہر ہمراؤں) خیر اونکی ہمشیرہ صاحبہ کے تو جو جی میں آئے کہیں لیکن اونکی اماں جان اپنے لڑکے کو کیونکر پکارتی ہونگی؟

ڈیئر پنچ بہادر۔ اگر یہ لوگ صرف بیجان چیزوں کے نام پر قناعت کرتے تو مجکو کوئی عذر نہوتا مثلاً مسٹر ہل (پہاڑی) مسٹر ماؤنٹین (پہاڑ) مسٹر ریور (دریا) وغیرہ وغیرہ لیکن یہ تو بتلائیے کہ جنگلی وحشی جانوروں کے ناموں سے انکو کیوں اس قدر رغبت ہے۔ شاید اسلیئے کہ الجنس میل الی الجنس پر اس قاعدے تو نیم وحشی کیا پورا وحشی ہونا انہیں حضرات پر صادق آتا ہے پھر کیوں ناحق ٹیگر اور نیم وحشی کہلائیں میں سمجھتا ہوں کہ میرے اس اعتراض کا جواب کافی آپ ضرور رقم فرمائینگے

پنچ:۔ مسٹر ریورس ٹامسن اسکا جواب ارشاد فرمائینگے؟

الراقم (حی)

بس اجی بیٹھے رہو

کیا بنا ہوگے محبت بس اجی بیٹھے رہو
دیکھ لی چشم مروت۔ بس اجی بیٹھے رہو
غیر کے قصے کہانی سے نہیں فرصت تمہیں
تم سنو دل کی مصیبت بس اجی بیٹھے رہو
قرب کیسا اور کہاں کا سلامت بھی نہیں
جسکا نام الفت بس اجی بیٹھے رہو
دل کی حالت پوچھنے پر ہو گئے تم خفا
ہم بھی کوئی شکایت بس اجی بیٹھے رہو
ملنے والے سے نہ ملنا اور ملنا غیر سے
ہے یہ میری ہی تو عادت بس اجی ٹھیرے رہو
کان تک آئی نہ دنیا ماجرائے رنج و غم
ذکر سے بھی میرے نفرت بس اجی بیٹھے رہو
غیر کی تعظیم پر۔ وہ بھی ہمارے سامنے
خوب کی قدر محبت۔ بس اجی بیٹھے رہو
مجھسے جو وعدے کئے جائیں عدو سے ہوں وفا
سن چکا ہوں سب حقیقت بس اجی بیٹھے رہو
رشک نے دیکھے ہیں ایسے سیکڑوں محشر خرام
کیا اوٹھا دینگے قیامت بس اجی ٹھیرے رہو

(از جناب رشک گلشن آبادی)　(اردو کے لیے)

ایک چھوٹی سی غزل

کیوں دل نہ چھوٹ جائے رفاقت سے آجکل
حاکم بھی چال چلتے ہیں حکمت سے آجکل
ولیسی بچا ہے ہائے کہاں جائیں کیا کریں
ملتی ہے نوکری بڑی زحمت سے آجکل
لوہار اپنے عملہ سے ہو شرف کچھ نہیں
ڈیوٹی کا کام نکلے ہے رشوت سے آجکل
ٹلتی نہیں ہے سر سے گرانی کسیطرح
مرتی ہے ایک خلق فلاکت سے آجکل
کیا ہو رہا ہے ان کو خبر اسکی کچھ نہیں
جا حل رہی ہے انکی سیاست سے آجکل
دنیا کا حال کیا کہوں اب اسکے دور میں
کچھ کم نہیں ہے روز قیامت سے آجکل
گوہر شناس راہ الفت میں ایک بھی نہیں
گو ہے جو ڈھونڈو ملتے ہیں کثرت سے آجکل
لے جائے جنکو فخر تھا اپنی زبان پہ
پھرتے ہیں سر جھکائے ندامت سے آجکل
آگے جہان میں جنکی شرافت کی دھوم تھی
کوسوں پڑے ہیں وہ شرافت سے آجکل
کھاتے ہیں اوٹ چلیاں غریب بہت ہوا
بھاری ہی بہت ہوا ہے جہالت سے آجکل
بارش نہ کیا ہوا اگر وہ ضرور دکھلادہ
باز آگیا ہے اپنی شقاوت سے آجکل
لیتے خبر لی ہے کہ حکام کے حضور
منہہ بند کرلیا ہے شکایت سے آجکل
حالت امیرزادوں کی ہے اور بھی تباہ
منہہ پھیر لیتے ہیں وہ نصیحت سے آجکل
اون نا آشناؤں کا میں ذکر کیا کروں
نفرت جنہیں بہت ہے شریعت سے آجکل
نیچر کی رسی تھام کے چڑھتے ہیں پیچ پر
بھٹکے ہوئے ہیں راہ طریقت سے آجکل
کہتا ہوں میں جنون میں بھلا ہو یا برا
بیتاب ہوں جگر کی حرارت سے آجکل
تنہا خیال پھیر دیں حیدر سے بس چکا
بیجان شوق ہے مجھے حریت سے آجکل

بقلم م-ن-تحیر انیش-۵-

نظر آنے لگی صورت قضا کی
اوٹھا کر ہاتھ حقے یوں دعا کی

(ایک تانگہ کی دم و آپین دعا)

یار مرزا سوگوار ہوت۔ وہت میان ایک تانگہ جب موت کا فرشتہ دکھائی دیا سبھی عمر تمام ہوئی تب چارپائی پر دونوں کہنیاں ٹیک قبلہ رو بیٹھ گئی اللہ میاں پر دور سے ڈالنے لگے معبود بندگان حقیقی ہوئے خداوند عالم برانی حقیقی میرا پیمانہ عمر لبریز ہو چکا۔ تو را قصہ ۱۲ گانہ ہے کہ میں نے اپنی مایہ حیات کو بندہ لی کے ساتھ تیرے بندوں کی خدمت بیشانا اف ستہ پوکار نے میں تمام و کمال صرف کر دیا۔ مگار دیرینہ و قربانہ اونکی دلچسپی اللہ رضامند کرنے میں نہ اوٹھا

مختصر یہ کہ بسنت بھی بھیڑ سا
دل بہ بست آمد کرم اکبر بست
از ہزاران کعبہ یک دل بہتر است
کی پابند رہی۔ تیرے نسل امداپنے ہنر کے باعث
چشم اہل بصیرت میں وقعت رہی۔ تہذیب و شائستگی
باوجود اجہل ہونے کے میرے ربرو کان پکڑتی
رہی۔ جسکی بہ ستون کی آنکھ کا تارا کہلانے لگی۔
خدائی ہمیشہ ریشہ خطلی ہے۔ اچھے اچھے
وکیل بیرسٹر علم اخلاق و مجلسی میں مجھے فرد
مانتے ہے۔ صغر سنی ہی میں میرے لڑکون کا
نتیجہ پیش آگیا یعنے دو لڑکیان جن ڈائین شکل
و صورت میں سیرت و لیاقت میں سب طرح
اچھی ہین۔ ابھی سے ہزارون سینون میں سوراخ
کر ڈالنے کو آمادہ و تیار ہیں۔ ان کو میرے بعد
ناموری حاصل ہو۔ سو پشت تک میرا ڈیرہ
ان کے تسلسل اولاد ذات سے قائم ہے۔ ایک
ایک کے درجن درجن بھر لڑکیان پیدا ہون
انکی عمر نوح کی سی ہو۔ مکاری۔ عیاری دغابازی
جالاکی۔ دل آزاری میں فرد ہون۔ رنگ و
روغن میں بڑھاپے تک ایک سی چمک دمک
ہے۔ ان کے شہرون میں ترقی ہو۔ انکا پہلانے
بال بیکا نہو۔ یہ ہمیشہ بہت پھیری کرین بھیک
مانگنے لگے۔ یہ جسے لذیذ نظرون سے گھور لیا
دل کٹ کے بہرے۔ ان کے خدائی مسرت ہو
منگے دلدادہ کفن سے محروم رہیں۔ ان کے چلنے
جلانے آتشک ہوزاک جسے یہ ان کے مارضہ
مین مبتلا رہین۔ یہ بچیاں رات بھر مین بارہ
بارہ کی انشیان ٹٹول لین۔ میٹ میگا رہنے
محفوظ رہیں۔ کسی جانچنے والے کے آسن و اینڈی
کو نہ آئیں۔ خانہ انداز ہی سے متنفر رہیں۔ ہر ایک
کو لوٹنا مقصود رہی مین کسیکی محبت کا یقین نہ آئے

کری ایک کچھے یہ سنو سنا ئین۔ کمانے سے
شوق رکھین۔ ناچنے گانے سے ذوق رکھین
چار پائی کے ہنر مین طاق ہون۔ شہرۂ آفاق
سناک کہلائین۔ خدائی ان کی آوازون پر بیوت
مرجائین۔ چکی پاٹ۔ مدعری پاٹ سب کچھ
سیکھین۔ لیکن عشقبازی نہ سیکھین۔ انکی
خواہش نفسانی روز افزون ہے۔ ہر شخص انکا
منتون ہے۔ صاحب تمیز ہون مہر دلعزیز ہون
دنیا مین ان کے حسن کا شور رہے۔ دیدۂ و بریز
کر رہے۔ آمین رب العالمین۔ عاجزہ مسماۃ
جھٹ پٹ جان۔

راقمہ ظرافت الزمان
بقلم میاں تھمدادی

غریب جنٹلمین

(یوسف۔ قیصر۔ بھوپالی)

ایک دن ایک غریب جنٹلمین
گردش روزگار سے بے چین
گیل کاٹنے سے چست اور چالاک
بات کرنے میں خوب ہی بے باک
چلے جاتے تھے رہ مین بیوسواس
چلے اور پہنچے اپنے دوست کے پاس
یون لگے کہنے دوست سے ہنس کر
آج کہتا ہون تم سے جی بھر کر
کوٹ و پتلون میرے پھٹ گئے سب
ایسا مرتع پڑا ہے کچھ یہ غضب
اور قمیص ہو گئی بہت ہی خراب
پھٹ گئی آج پاؤن کی جراب
مجھکو رہی کا گر گیا ہے گل
جسکی بابت کہا تھا کچھ اول
ختم ہوئے مانچا سر سارے مد

گر پڑی چھت ہوا ہے گل اندر
اک ٹکا تک نہیں ہے پاس مرے
بیرے نے کان کر دئے بہرے
تنگ کرتا ہے خوب ہی دھوبی
جان کھاتا ہے روز باورچی
اسی اندوہ میں مبتلا ہون میں
اس پس و پیش مین پڑا ہون میں
کیا کرون تم ہی کچھ بتاؤ یار
کچھ بنایا نہیں ہے اب کی بار
دوست نے اسکو یون جواب دیا
آپ جیسا ہوا ہے حال مرا
مین نے ترکیب ایک سوچی ہے
کل کے دن فرودی کی پہلی ہے
کھٹکھٹا قوم کا دروازہ
اور جا بیٹھ وہان پہ یہ نقشہ
یون کہیں اور سے قوم پر غدر کی
کیجئے اور اس کے ساتھ آپ سلوک
قوم کا نام ہی کے مانگین بھیک
سامنے مین میری بس یہی ہے ٹھیک
جامع مسجد کی سیڑھیون پہ کل
جا کے پھر قوم کو کہین اول
اور فہرست چندہ دکھلا کر
قوم کو رو دیجئے خوب جی بھر کر
قوم مر جائے یا کہو بدنام
ہم کو تو اپنے کام سے ہے کام
آہ لے قوم تیرا کیا ہو الا
نہیں آتا نظر نہیں آتا
کس کو پروا ہے تو جیے کہ مرے
کون ہے جو ترا بھلا سوچے
مانگین کس شخص سے دوا کے قوم
اور کہیں کس سے ماجرائے قوم

جو ہے کہتے ہیں منہ بناتا ہے
غصہ ہو کر ہمیں ڈراتا ہے
خیر اے قوم بہ طفیل خدا
حشر کے دن تلک ہے تو سدا
پھر مگر لاکھ تیرے ہوں دشمن
پھر اگر تجھ سے الگ ہوں بدظن
کچھ نہیں خوف کچھ نہیں ہے ڈر
چین سے بیٹھی "تو اپنے گھر
قیمہ اس تو تیری زندگی کے لئے
کون غم کھائے پیتے جو کیلئے
انکے رونے کو کتنا ملک رو دیں
انکے دھونے کو کتنے ندی ہو دیں

خطرناک خبر

جو لوگ صاف اور بے لاگ باتوں سے خوش ہوتے ہیں اور دنیا میں فریب کر کر فروغ دینا چاہتے ہیں واقعی ان کے لئے یہ خطرناک خبر ہے کہ

اخیر دسمبر ۱۹۱۰ء کا پنچ بہادر پچاس ہزار شائع ہوگا۔

ہم آزادی و صداقت کے حامی کاروں سے درخواست کرتے ہیں کہ خریداروں کی فہرست بنا کر جلدی روانہ کریں۔ ہر پچاس نام بھیجنے والے کو ناول عصمت۔ یا مہر انور نامی نہایت مفید اور دلچسپ کتاب مفت دی جائینگی۔

راقم منیجر پنچ بہادر بمبئی

حجاجوں کو مژدہ

ناظرین کی خدمت عالی میں یہ گزارش ہے کہ جس صاحب کو حج خانہ کعبہ کے لئے تشریف لانا ہو۔ وہ صاحب ذیل کے پتے پر خط و کتابت شروع کر سکتے ہیں کیونکہ برٹش انڈیا جہاز کمپنی کی طرف سے جو ٹکٹ فروخت کرنے کیلئے اجنٹ مقرر کئے گئے ہیں۔ قریباً بتاریخ ۲۴ ماہ ستمبر ۱۹۱۰ء کو جہاز بمبئی سے مقام جدہ جانے کے واسطے تیار ہوا ہے۔ یہ جہاز بہت خوبصورت اور اعلیٰ درجہ کی رفتار میں سب سے زیادہ ہے۔ اور بجلی کی شمعوں سے آراستہ کیا گیا ہے۔ کھانا پکانے کی جگہ بہت نفیس ہے۔ اور جا ضرور کی جگہ فراخ اور باپردہ ہے۔ گذشتہ سال میں ہزاروں حجاج اس کمپنی کے جہاز میں سوار ہو گئے تھے۔ اور جو جو راحتیں ان کو ہیں دریافت کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ فرسٹ کلاس و سکنڈ کلاس و رب بام کی جگہ بہت خوشنما و صفا ہے۔ جس میں تمام راحتیں موجود ہیں۔ جملہ حجاج صاحبان سے ہم ملتمس ہیں کہ برٹش انڈیا لینے نکل کمپنی کے جہاز کے برابر مقابلہ میں اور کوئی جہاز نہیں مل سکتا۔ اگر کسی صاحب کو کوئی امر بذریعہ ٹیلیگراف دریافت فرمانا ہو تو ذیل کے پتے سے دریافت فرما سکتے ہیں۔

راقم

راصم جی اسمٰعیل جی لوٹیہ نکل کمپنی حجاج کے ایجنٹ
ناگ دیوی روڈ بمبئی

خریداران اخبار غور سے پڑھیں

ہمکو نہایت افسوس سے معلوم ہوا ہے کہ بعض ناظرین کو سلطان الاخبار اور پنچ بہادر کے پرچے مسلسل وصول نہیں ہوتے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اسکا قرار واقعی انسداد کر دیا جائے لہذا ناظرین سے التماس ہے کہ ہر شخص جس کو یہ شکایت پیش آئے ہمکو فوراً اطلاع دیدیا کریں جیسا کہ ملازمان دفتر کی بد عنوانی ممکن ہے ایسا ہی اہالیان پوسٹ کی دستبرد بھی غیر ممکن نہیں۔ کیونکہ اکثر اردو انگریزی اخبارات نے یہ شکایتیں شائع کی ہیں اور ارکین ڈاکخانہ تحقیقات میں مصروف ہیں مگر کافی انتظام جبھی ہو سکتا ہے کہ ناظرین اخبار بھی توجہ فرمائیں اور جب پرچہ وصول نہ ہو تو فوراً اطلاع دیا کریں اور اپنے مقامی ڈاکخانہ سے بھی دریافت کریں۔

(منیجر پنچ بہادر)

[illegible]

لندن ۹ ستمبر - تانجیر کی موصولہ شدہ خبر مظہر ہے کہ مقام فیض سے چند خطوط موصول ہوئے ہیں جنمیں ظاہر کیا گیا ہے کہ سلطان عبد العزیز کی سپاہ اوسکی سستی اور کاہلی سے تنگ آگئی ہے کیونکہ وہ اب تک مقام فیض میں ٹھہرا ہوا ہے اور امید کیجاتی ہے کہ اکثر سپاہ انہیوں سے جا ملیگی۔

دوسری جانب مولائی حافظ کی سپاہ بھی بڑی مایوس ہو گئی ہے کیونکہ وہ مراکش سے اب تک روانہ نہیں ہوا ہے۔ اور اوسکے پاس پیشقدمی کرنے کے کافی وسائل موجود نہیں ہیں۔

فی الحال مولائی حافظ گورنمنٹ جرمن سے پانچ ملیون فرانک بطور قرض لینے کا ارادہ رکھتا ہے۔

رویٹر طہران سے بذریعہ تار برقی خبر دیتا ہے کہ ایک جدید مجلس وزارت قائم کی گئی ہے جسمیں آٹھ ذمہ دار وزراء ہیں اور مشیر سلطنت وزیر اعظم بنائے گئے ہیں۔

جرمن سٹیمر سانٹیف کا اسٹیمر کا مبرک سے جو تصادم ہوا تھا اوس سے موخر الذکر کو سخت نقصان پہنچا

لندن ۱۰ ستمبر - مقام وانکوور میں گذشتہ شنبہ کو جاپانیوں اور چینیوں کے خلاف وہاں کے باشندوں میں سخت جوش پیدا ہو گیا تھا۔ اور شورش عظیم واقع ہوئی تھی لیکن جاپانی باشندگان کے نزدیک ریوالور لاٹھیاں اور چھرے تھے۔ اور جنہوں نے وقت پڑے پر گولہ بارود اوڑا دینے کی دہمکی دی تھی لہذا وہاں کے باشندوں نے جاپانیوں پر حملہ کرنے کی جرأت نہیں کی مشتبہ شورش کے رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ جاپانیوں نے بانزائی کے نعرے بلند کئے تھے۔ اور ... ہزار جلاوطنوں کی پولیس کو پسپا کر دیا

جاپانی پر کمشنر پال ہنگیا ہو لیس نے جاپانیوں کو اجازت دے دی تھی کہ وہ مدافعت اور حفاظت کے لئے آلات حرب کا استعمال کر لیں۔

سر لیہ گرودک شنگ اپنے اہل و عیال کے ہمراہ ایک موٹر کار چلا رہے تھے اور مقام کنسنیش واقع بریڈل برے کا بلند مقام کو گذر رہے تھے یکایک انکا موٹر ایک دیوار سے ٹکرا گیا جس سے انہیں اور انکی بیوی اور لڑکی کو زخم آئے۔ سب سے زیادہ سر گرودک شنگ کی حالت نازک بتلائی جاتی ہے۔

گورنمنٹ فرانس نے مصمم ارادہ کرلیا ہے کہ مقام کاسابلانکا کی گولہ باری سے جو نقصانات ہوئے ہیں اوسکی کل ذمہ داری گورنمنٹ مراکو کے سر تھوپی جائے۔ اس نقصان کے زرتاوان کی رقم ایک کمیشن مقرر کریگی جسمیں دول یورپ کے وکلاء ہونگے۔ اور یہ اس طرز پر کیا جائیگا جیسا کہ اسکندریہ کے بارے میں کیا گیا تھا۔

لندن ۱۱ ستمبر جنرل درود نے بیماری سے صحتیاب ہو کر کاسابلانکا سے ایک فوجی غبارہ اوڑایا۔ اور اطراف کے حریفوں کی فوجی حالت اور مقامات کا معائنہ کیا۔

رویٹر ایجنسی نے طہران سے خبر دی ہے کہ ابھی ظاہر کیا گیا ہے کہ ایک ترکی پیدل سپاہ نے مقام گنگاچین پر جو ارومیہ کے شمال و مغرب میں واقع ہے قبضہ کر لیا ہے۔ فی الحال ترکی سپاہ ۱۵ دیہات پر قابض ہو گئی ہے۔

سلاطین پاشا شاہی فوج میں آنریری میجر جنرل کے عہدہ پر مقرر کئے گئے۔

ہمنا ... ظاہر کیا گیا ہے کہ حبشی سردار ... نے صلح کے متعلق اپنی خریطہ گورنر جرمنی کے نام روانہ کی ہیں۔ جواب میں گورنمنٹ نے ظاہر کیا ہے کہ [illegible] اور اپنی سپاہ کے آلات حرب جرمن حکام کے سپرد کر کے اپنے ایام صلح و امن میں گذاریگا اور رکھیگا تو اوسکی پہلی حرکتوں کو نظر انداز کر دینگے۔

لندن ۱۲ ستمبر - رویٹر بمقام کاسابلانکا سے خبر دیتا ہے گذشتہ ۱۱ تاریخ کو جنرل درود نے مقام تادرت پر قریب ۹ بجے صبح پیشقدمی کی تھی۔

اسکی فوج چھ کمپنیوں کی بنی ہوئی تھی اور وہ دو ٹکڑوں میں منقسم کی گئی تھی۔ ہر ایک کے ساتھ میدان جنگ کے توپخانہ اور چار پہاڑی توپیں تھیں۔ ساری سپاہ سوار تھی۔ سپاہ میں حریفوں کی کثرت تھی جنہوں نے مقابلہ بڑی جانبازی سے کیا اور پیچھے ہٹتے ہوئے لڑتے لڑتے اوس جا سے پہنچ گئے جہاں سے تادرت نظر آیا تھا۔

گولہ باری کے بعد پیدل سپاہ نے گولیاں چلائیں جس سے مراکو کے باشندے پسپا ہو گئے اور انکے کیمپ میں آگ لگا دی گئی۔ فرنچ سپاہ مختصر نقصان کے بعد کیمپ میں لوٹی

لندن ۱۳ ستمبر - [illegible] کا نامہ نگار متعینہ نیویارک بذریعہ تار برقی خبر دیتا ہے کہ کل جاپانی اور چینی باشندگان بیلنگھم کو سخت تاکید کی گئی ہے کہ جلد روانہ ہو جائیں جو جاپانی کارخانوں میں کام کرتے ہیں وہ مسلح ہیں اور انکا بیان ہے کہ اگر کسی نے انہیں جلاوطنی پر آمادہ کرنے کی کوشش کی تو وہ سخت مقابلہ کرینگے۔

رویٹر کا نامہ نگار طہران سے بذریعہ تار برقی خبر دیتا ہے کہ پارلیمنٹ میں [illegible] کے ساتھ بحث مباحثہ ہونے کے بعد پارلیمنٹ نے اس امر پر اتفاق کیا کہ فی الحال شاہ کا حکم قبول کر لیا جائے اور اوسکے حکم کے مطابق جدید مجلس وزارت کہ جو وہ [illegible] کا موقع دیا جائے اس عرصہ میں اگر کوئی ضرورت [illegible] تبدیلی کی ہو تو ویسا کیا جائیگا۔

تسیدن مین مسٹر ولیم اسمتھ سابق ایڈیٹر سیلان اسسٹنٹ رونے جو شفا خانہ کے افسرون پر اپنی بیوی کے لاپروائی سے علاج ہونیکی وجہ سے مرجانے پر ہرجانہ کا ایک لاکھ روپیہ کا دعوی کیا تھا اور مقدمہ سنہ ۱۹۰۵ سے چل رہا تھا۔ عدالت نے ۵ ہزار کی ڈگری دی۔

بنارس کا ایک اخبار لکھتا ہے کہ اب کے سال میوہ امرود مین خدا جانے کیا ہوا کہ آپ سے آپ کیڑے پڑ گئے ہین ان کے استعمال کرنے والے بیمار کر دیے گئے ہین اور تاکید کی گئی ہے کہ بلحاظ حفظ صحت ان کو نہ کھائین تو اچھا ہے یہ بھی لکھتا ہے کہ قرب وجوار کے گاؤن مین جو جڑی بوٹی اگ گئی تھی اسکے کھانے سے مویشی مر گئے۔ بھٹون کے استعمال سے بھی روک دیا گیا ہے۔

سکھ صاحبان نے بھی اپنی وفاداری کا اعلان انگریزی اردو گورمکھی مین چھپوایا ہے جسمین اپنے بھائی بندون کو سرکار انگلشیہ کے وفادار رہنے کی ترغیب دی گئی ہے ایسی کاپیان فوج مین تقسیم کرنیکا اعلان کر دیا گیا ہے۔

شیعہ کانفرنس کی جو ۶ ۔ ۷ ۔ ۸ اکتوبر کو لکھنؤ مین منعقد ہونیوالی ہے بڑے کروفر کے ساتھ تیاریان ہو رہی ہین شیعہ صاحبان ہمہ تن مصروف ہو رہے ہین۔

ملتان مین توپخانہ کا گورہ سپاہی جسپر خلاف وضع فطری کا جرم عائد تھا اور لڑکا مر گیا تھا عدالت سے بے لاگ بری ہو گیا۔

کسولی کی طرح مدراس کے مقام کونور مین بھی سگ گزیدہ کے علاج کے لیے پیسٹیور انسٹیٹیوٹ جاری کیا گیا ہے اور خیال ہے کہ علاقہ برما مین بھی ایک ایسا ہی انسٹیٹیوٹ قائم کرین۔ ۱ ستمبر کو ایک خاص [illegible] لفٹننٹ گورنر کے زیر صدارت کیا جائیگا۔

آرہ ضلع مین کچہری کے قریب زمین کھودتے ہوئے پرانے زمانہ کی ۶ فٹی توپ برآمد ہوئی ہے جو عجائب خانہ مین رکھی جائیگی۔

دہلی کے انگریزی عربک سکول کی امداد کے لیے لوکل گورنمنٹ نے ۳ ہزار روپیہ عنایت فرمایا ہے۔

دہلی مین تین فوجی گورون کو ۶ ۔ ۶ ماہ قید کی سزا ملی انہون نے اپنے رفیق کو مدد نہین دی تھی بیشک قومی ہمدردی کا مادہ پیدا کرا سکتی ہے۔

لکھنؤ مین عجائب خانہ بنایا جائیگا۔

انتظام کیا گیا ہے کہ آیندہ سے جو پبلک فوجی سپاہ وغیرہ ہونگے۔ اگر وہ بیماری کی وجہ سے رخصت پر جاتے ہونگے تو انکی روانگی اور واپسی کا ریلوے ٹکٹ مفت دیا جائیگا۔

روس کا مشہور اور زبردست عظیم الشان جنگی جہاز امپیریل ۲۰،۰۰۰ ٹن وزن کا گذشتہ شنبہ کو بندرگاہ سینٹ پیٹرزبرگ مین اتارا گیا۔

راجشاہی سے موصول شدہ ایک تار برقی امرتا بازار پتریکا نے شایع کی ہے اوسمین ظاہر کیا ہے کہ مسٹر کیمپ ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس مشرقی بنگال و آسام بیماری فرلو کش ہین۔ اور پولیس ٹریننگ سکول کو ڈھاکہ سے راجشاہی مین لانے کی تجویزون پر غور کر رہے ہین۔

مقام بھبن واقع جنوبی کرم پر گذشتہ تاریخ کو چند طائفہ والون نے حملہ کر دیا۔ دو آدمی ہلاک اور ایک زخمی ہوا۔ حملہ آور چند مویشیون کو لیکر فرار ہو گئے۔

جو تین بلغاری ۱۹۰۵ء مین دنیا کا پیدل سفر کرنے نکلے تھے۔ اونمین کا ایک تفلیس مین گولی سے مارا گیا۔ باقی دو کلکتہ مین واپس لوٹے ہین یہ دونون زبان انگریزی سے بالکل ناواقف ہین۔

اخبار جگلانڈ دوبارہ شایع ہوا۔ اور ۵ ۔ ۵ بازارون مین بک رہا ہے۔

اخبار مذکور کے پبلیشر کی حیثیت مین ایک [illegible] سالہ لڑکے نے رجسٹری کرانا چاہا۔ مگر اسکی درخواست نامنظور ہوئی۔

انتظام کیا گیا ہے کہ ٹونگسہ پنلوپ کو ۲۶ دسمبر کو بمقام پوناکھا پر بھوٹان کا مہاراجہ مقرر کرین اس دربار کے موقع پر ایک جشن زنانہ کرینگے اوس وقت کل جاگیردار۔ زمیندار اور امراے بھوٹان شریک کیے جاوینگے۔ ٹونگسہ پنلوپ کو کامل اختیارات دیے جاوینگے [illegible] ثانی مضمون سے ظاہر کیا ہے کہ [illegible] یہ سال روان اچھا ہے اور نہ سال آیندہ۔ عجب نہین جو سال آیندہ [illegible] کیا گیا ہے۔

ممالک مع انگور کے کل چینی ملازمون اور ملکون کے مزدورون نے ہڑتال مچائی اور کاروبار بند کر دیا ہے کیونکہ وہان پر ان سے [illegible] برتاؤ کیا جاتا ہے انھون نے اس عرصہ مین سیکڑون [illegible] دخل [illegible]۔

لیلۃ الرغائب کی خوشی مین حضرت سلطان نے تمام خیلخانون مین حکم بھیجا کہ بمقدار خفیف جرمون کے قیدی ہون۔ وہ سب رہا کر دیے جائین۔

چھ اور سات سالہ فوجی ملازمت والے افسرون کو پانچسو روپیہ تنخواہ پر بہ بحالی سول پولیس [illegible] ہونے کیلیے جانے کا انتظام کیا گیا ہے۔

[illegible] خواجہ حسن [illegible] الاخبار [illegible] مین [illegible] گیا [illegible] نصف [illegible] مین ۵ میل کا [illegible] حلقہ [illegible] کیا [illegible] گیا [illegible] فوجی [illegible]

کلکتہ کے مقدمہ سازش کے متعلق اسپایر کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ خبر دیتا ہو کر قاتلوں کی تلاش کے لیے کل مزید تین مکانوں کی خانہ تلاشی ہوگئی۔ ان میں کوئی آدمی گرفتار نہیں کیا گیا۔ تین ملزموں کی بابت ضمانت پیش کی گئی۔ پر صاحب مجسٹریٹ نے بارہ تاریخ کی پیشی مقرر کی ہو۔

راولپنڈی کے مقدمہ بلوہ کے اور ۱۵ ملزم بھی ضمانت پر رہا کئے گئے۔ عدالت کا اجلاس آج ہی اسروپ دلیپ سنگھ ٹھاکرداس، سندر سنگھ، غلام محمد ٹھاکرداس (دوم) ودوڈا ناگک سنگھ گوبند دیوینا ناتھ اول ودینا ناتھ دوم۔ شیلام وغیرہ رہا کیے گئے۔ فریق مدعی کا مقدمہ کل ختم ہونے کے باعث ہر دو وکلاء کو خلاف جو جرم عاید ہیں اونکا مقدمہ پیش ہوا تھا۔ صاحب مجسٹریٹ اور دیگران نے پرسوں شورش کے نقصان شدہ مقامات کا معائنہ کیا تھا پر تاپ سنگھ کے کارخانہ اور دفتر چنگی وغیرہ کے معائنہ کے بعد لوگ شام کو واپس لوٹے۔

بمبئی ۱۔ علی خان محمد خان نامی ملازم بندرگاہ پر لبسکٹ کا ایک بکس چرانے کے جرم میں صاحب مجسٹریٹ کے اجلاس سے ۳۰ روپیہ جرمانہ کیا گیا۔

٭ ہنسراج بیرا نامی مارواڑی کے ڈنکن روڈ کے مکان میں چوری ہوئی۔ وہ کہیں باہر گیا تھا۔ واپس آکر معلوم ہوا کہ دروازے اندر سے بند ہیں دوسرے دروازے سے اندر پہنچا تو مقفل صندوق میں سے ساڑھے آٹھ سو روپے کی مالیت کے زیورات غائب دیکھے۔

٭ ایک عرصے سے بی بی اینڈ سی آئی ریلوے کے مسافروں کی یہ شکایت تھی کہ عین وقت پر جب ٹرین چھوٹنے کو ہوتی ہے اور وقت بہت تنگ ہوتا ہے تو ریلوے قلی بھی مسافروں کو دگنی تگنی کرایہ دینے پر مجبور کرتے ہیں۔

چنانچہ مسٹر مناسب بندوبست کرنے بلانے کی غرض سے مسٹر ملو جیا لال پرکشداس اور دیگر ۵۰ اشخاص کے دستخطوں سے ٹرافک سپرنٹنڈنٹ کے نام کی گئی تھی۔ اسی بنا پر اب معقول انتظام کیا گیا اور ظاہر کیا گیا ہے کہ آیندہ سے سٹیشنوں پر ۲۰ سیر سے کم بوجھ کے لئے آدھ آنہ اور اس سے زیادہ بوجھ کے لئے ایک آنہ دینا چاہیے۔ اس حالت میں اگر قلی تنگ کرکے زیادہ طلب کریں تو فوراً سٹیشن ماسٹر کو اسکی رپورٹ کر دینی چاہیے۔

پایونیر کا سرحدی نامہ نگار خبر دیتا ہے کہ مقام بلخ میں ہز مجسٹی امیر حبیب اللہ خان کے خیر مقدم کے متعلق بڑی تیاریاں کیجا رہی ہیں۔ سردار غلام علی خان برادر گورنر بلخ کو امیر صاحب کی تشریف آوری سے کسیقدر تشویش پیدا ہوگئی تھی مگر امیر صاحب نے ایک خط اپنے دستخط خاص سے لکھکر اسکو نام روانہ کر دیا۔ اور اپنے اخلاص اور اتحاد کا یقین دلا دیا۔

ہمارے موجودہ عارضی گورنر سر جیمس مکینزی کی خورشیدامن کی علالت کے متعلق خطرناک خبر موصول ہونے کے باعث لیڈی ایجاب نے اپنا سفر یورپ ملتوی کر دیا ہے۔ ہز ایکسلنسی گورنر بمبئی نے بھی بمبئی اور ناسک کے دورہ کا پروگرام منسوخ کر دیا ہے۔

٭ ملکی فوج والوں نے گورنمنٹ آف انڈیا کو کلرکی کام میں ہاتھ بٹانے اور مدد کرنے کی بابت ایک درخواست بھیجی ہے۔

٭ اجمیر کی خبر ہے کہ درگاہ شریف کے بینڈ منارہ جہازات کو یکایک کوئی ہوگزی ہو بہت جوش آگئے۔

روح اسیر
یعنی
جوہر طلا

خالص سونے کا۔ اور خاص ہمارا بنایا ہوا۔ اس میں نہ کوئی معدنی شے شریک ہے۔ اور نہ زہریلے نباتات سے مدد لی گئی ہے۔

قیمت فی ماشہ ۱۲

المشتہر

فرخ دہلوے

غنچہ جاوید

اردو سوسائٹی کی دلچسپی کے لئے ہر انگریزی مہینے کی ۱۵ تاریخ کو شائع ہوتا ہے جس میں ملکی خبریں۔ دلچسپ مضمون۔ ہر طرح شعراء نامی کا کلام۔ تاریخی دلچسپ ناول درج ہوتے ہیں۔ گلدستے کی ضخامت کم از کم ۳۲ صفحہ ہوتی ہے عام قیمت سالانہ دو روپیہ ہے۔ نمونہ کا پرچہ آدہ آنہ کے ٹکٹ آنے پر روانہ کیا جاتا ہے منگا کر اسکے حسن و قبح کو ضرور ملاحظہ فرمائیے۔

خاکسار سید کاظم حسین متخلص ظریف لکھنوی پروپرائٹر غنچہ جاوید۔ بھنڈی بازار۔ بمبئی۔ نمبر ۹

حکیم محمد عبد الحمید فرخ دہلوی مالک و اڈیٹر نے اپنے مطبع حمیدیہ واقع بمبئی بھنڈی بازار میں چھپا کر اپنے دفتر سے شائع کیا۔